140072 ـ خاوند نے بیوی کو طلاق کے مقابلہ میں اپنے حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا اور دو ہفتوں کے بعد فوت ہو گیا

سوال

میرے والد نے میری والدہ کو طلاق دینے کے بعد ایك عورت سے شادی کی، اور جب والد شدید بیمار ہوئے تو اس عورت نے طلاق کا مطالبہ کر دیا کہ تین برس تك یہ شخص حقوق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہیں تھا اس لیے اس نے طلاق کا مطالبہ کر دیا کیونکہ وہ ایك اپاہج شخص کے ساتھ رہنے سے تنگ آ چکی تھی.
لیکن میرے والد نے اسے طلاق دینے سے انکار کر دیا، لیکن اگر وہ اپنے سارے حقوق سے دستبردار ہو جائے تو طلاق ہو سکتی ہے، اور اس عورت نے اس پر اتفاق کر لیا کہ وہ اپنے سارے حقوق چھوڑتی ہے اسے طلاق دی جائے، کیونکہ اس کا بدل تو یہی تھا یا تو وہ اس کے ساتھ ہی رہے، یا پھر عدالت میں جائے تا کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ اسے ضرر ہو رہا ہے اور وہ طلاق چاہتی ہے، اور اس طرح اس کے سارے حقوق محفوظ ہو جائیں گے، لیکن اس نے والد کے دباؤ پر اپنے سارے حقوق سے دستبردار ہو کر طلاق لینے پر رضامندی ظاہر کر دی اور اس طرح طلاق ہو گئی.
اور طلاق کے دو ہفتے بعد میرے والد فوت ہو گئے تو کیا سابقہ بیوی کے کچھ حقوق ہیں ؟ یہ علم میں رہے کہ یہ طلاق رجعی نہیں تھی یعنی میرے والد صاحب اس سے رجوع نہیں کر سکتے بلکہ نیا نکاح ہی ہو سکتا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب آدمی بیمار ہو جائے اور حقوق زوجیت کی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو اس کی بیوی کے لیے عقد نکاح فسخ کرنے کا حق ثابت ہو جاتا ہے، اور اس صورت میں بیوی کو سارے حقوق ملیں گے، کیونکہ اس حالت میں فسخ نکاح کا سبب خاوند ہے نہ کہ بیوی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوی سے وطئ نہ کرنے سے بیوی کو حصول ضرر ہر حالت میں فسخ نکاح کا مقتضی ہے چاہے یہ خاوند کے قصد سے یا بغیر قصد کے، اور چاہے اس کی قدرت یا عاجز ہونے کے ساتھ ہو مثلا نفقہ " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (5 / 481 ـ 482).

اس سلسلہ میں اختلاف ذکر کرنے کے بعد شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح وہی ہے جو شیخ نے کہا ہے؛ کیونکہ اکثر عورتیں اپنے خاوند کے ساتھ معاشرت کرنا چاہتی ہیں، اور وہ مال سے زیادہ اولاد چاہتی ہیں، ان امور میں اسے مال اہم نہیں ہوتا... اس لیے صحیح وہی ہے جو شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جب خاوند بیماری کی وجہ سے وطئ کرنے سے عاجز ہو اور بیوی نے فسخ نکاح کا مطالبہ کیا تو نکاح فسخ کیا جائیگا.

لیکن اگر یہ بیماری ایسی ہو کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے یا پھر ظن غالب ہو کہ علاج معالجہ سے یہ بیماری جاتی رہے گی یا حالت کے اختلاف کی بنا پر تو پھر بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ اس بیماری کے زائل ہونے کا انتظار کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 154).

اور العدوی المالکی اپنے حاشیۃ میں لکھتے ہیں:

" طلاق پر پانچ احکام لاگو ہوتے ہیں: اباحت، اور مندوب اور کراہت اور حرام اور وجوب.

واجب اس طرح ہو گی کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں عورت کو ضرر لازم آتا ہو، مثلا اس پر خرچ کرنے والا کوئی نہ ہو، یا پھر وطئ سے عاجز ہو اور اس کے ساتھ عورت کی عدم رضا ہو .. انتہی

دیکھیں: حاشیۃ العدوی (2 / 80).

اس بنا پر اگر بیوی نے ضرر کی بنا پر طلاق طلب کی تھی کہ اس کا خاود اس کے حقوق معاشرت ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا تو اسے یہ حق حاصل ہے، اور اس حالت میں خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کو طلاق کے مقابلہ میں اپنے حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کرے.

لیکن اگر اس نے اس لیے طلاق طلب کی ہے کہ وہ ایك بوڑھے شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اس لیے نہیں کہ اسے کوئی ضرر اور نقصان ہو رہا کہ معاشرت نہ ہو تو ضرر ہوگا تو اس صورت میں خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس سے مال لے یا پھر طلاق کے مقابلہ میں اسے سارے حقوق سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرے، اور اسے خلع کے نام سے پہچانا جاتا ہے"

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کی بیوی کے حال کو دیکھیں اگر تو اس نے پہلے سبب کی بنا پر طلاق طلب کی ہے تو اس کے سارے حقوق ثابت ہونگے، اور انہیں واپس کرنا واجب ہے.

اور اگر اس نے دوسرے سبب کی بنا پر طلاق طلب کی ہے تو جو کچھ ہوا ہے وہ صحیح ہے.

واللہ اعلم .